سیمانچل اور سالانہ سیلاب

از: تحمید برکاتی

کسی ملک یا علاقے کی ترقی کے لیے اس کا Geographical Location بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے،اس خطہ زمین کا ایسے Location پر واقع ہونا جو سمندر پہاڑ ندی اور نالے سے قریب ہو اس کی ترقی کا باعث ہے، مگر جہاں یہ سمندر، پہاڑ اور ندی نالے کسی خطے کی جغرافیائی حیثیت کو طاقت بخشتے ہیں وہی ان کا ضرورت سے زیادہ ہونا اس علاقے کی مادی طاقت کو کمزور کرتا ہے،ایسے ہی سیکڑوں ندیوں اور پہاڑی جھرنوں کے جال میں پھنسا ہندوستان کا ایک مشرقی علاقہ سیمانچل ہے جس کے ایک سمت Sikkim کی پہاڑی سے نکلنے والی ندیوں کا ظلم ہے تو دوسری طرف نیپال سے بہنے والی ندی Koshi کا قہر اور جنوبی سمت مشہور زمانہ گنگا ندی کی تباہی شباب پر ہے،

سیمانچل کا علاقہ تین سمتوں سے مکمل طور پر ایسی ندیوں سے گھرا ہوا ہے جس کی تباہ کاری سے ہر سال یہاں کی تقریبا ۲۰ سے ۳۰ فیصد ابادی متاثر ہوتی ہے،اس کے مشرق میں ماہانندہ ندی ہے جس کا سرا Darjeeling کی وادیوں سے ملتا

ہے یہ ندی Dobanochi Kishanganj کے پاس سیمانچل میں داخل ہوتی ہے اوراس کے تین بڑے اضلاع "کشن گنج، پورنیااور کٹیہار" کے تقریبا ۱۵۰ چھوٹے بڑے گاؤں کو متاثر کرتی ہوئی Belgachhi کے پاس بنگال کی کھاری میں داخل ہو جاتی ہے، اس سمت یہ تنہاندی نہیں ہے بلکہ ہمالیہ سے نکلنے والی دو اور مشہور ندیاں Mechi اور Kankai اس کے ساتھ کار فرماہیں، Mechi کشن گنج کی تقریبا۱۵ بستیوں کو متاثر کرتی ہے اور Kankai نیپال سے نکلتی ہے کشن گنج اور پورنیا کے کم و بیش ۳۸ گاؤں کی شان و شوکت کو داغدار کرتی ہوئی Mahananda سے مل جاتی ہے،

اس خطے کی مغربی سمت Koshi سے نکلنے والی کئی ندیاں ہیں جو اررریہ، پورنیہ اور کٹیہار کی بہت بڑی آبادی کو متاثر کرتی ہے، کئی ندیاں براہ راست نیپال کی وادیوں سے نکل کر اررریہ میں داخل ہوتی ہیں اور بہت سی بستیوں سے ہو کر بعض کوشی اور بعض گنگا سے ملتی ہے جنوب کی طرف یہی گنگا لوگوں کی زندگیوں کے لیے عذاب ہے اس کی تباہ کاریوں سے کتنی بستیاں اجڑ جاتی ہیں شہر تباہ اور کتنے خاندان بچھڑ جاتے ہیں، اس کے علاوہ کوشی ندی کٹیہار کے کئی گاؤں کو متاثر کرتی ہے یہ سیمانچل میں بہنے والی بڑی اور مشہور ترین ندیوں کا اجمالی بیان اور اس کے ظلم کی معمولی

داستان ہے،ان کے علاوہ بھی کوسی،ماہانندہ اور نیپال کی پہاڑیوں سے نکلنے والی ندیوں کی تعداد کم و بیش ۳۳ ہے ان ندیوں سے بالخصوص ارریہ پورنیہ اور کٹیہار متاثر ہوتا ہے،

سیمانچل اور اس کی ندیوں کی تحقیق و تفتیش سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس میں کل 5300 بستیاں ہیں جن میں سے ہر سال قریب ایک ہزار گاؤں متاثر ہوتا ہے جو کل ابادی کا ۲۰ فیصد ہے، ہزاروں سال پرانی تہذیب کا یہ مرکز جہاں کی زمین سونا اگلتی ہے آب و ہوا معتدل ہے سالانہ سیلاب کی ظلم وزیادتی سے اجڑ جاتی ہے اس کی شان و شوکت خاک میں مل جاتی ہے،

بستی کے گھروں کو کیا دیکھے بنیاد کی حرمت کیا جانے

سیلاب کا شکوہ کون کرے سیلاب تو اندھا پانی ہے

مگر شکوہ ان حکمرانوں اور فرضی منصفوں سے ہے جو گلی انگن کا چکر لگا کر اپنے انصاف پسند اور خیر خواہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں سیلاب کے بعد وہ کہیں نظر بھی نہیں اتے نہ حکومت بہار نے اب تک اس سنگین معاملے پر قدغن لگانے کی کوئی تدبیر کی حالانکہ ۲۰۰۸ اور ۲۰۱۷ کا غیر معمولی سیلاب کے بعد عوام نے کھلے عام حکومت

کی مخالفت کی اور اس غیر معمولی تباہی پر عوام کی حمایت کی گزارش کی مگر حمایت تو دور
حکومت بہار کی طرف سے افسوس کا اظہار تک نہ ہوا کہ معصوم عوام کے درد کا مداوا
ہی ہو جاتا، کیا حکومت ہند کے پاس اس غیر ملکی پانی کو روکنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے؟
کیا اس کو قابو کرنے کے لیے حکومت کوئی تدبیر نہیں کر سکتی؟ یا پھر انہیں سیمانچل
کے غریب طبقہ لوگوں کا خیال ہی نہیں ہے؟ کیونکہ آج تک نہ کوسی وہ مہانندہ کے
سرے پر ایک ڈیمپ ہی بن سکا نہ ان کے کناروں پر مستحکم باند باندھنے کی کوئی تدبیر
ہی ہوئی،